مسلمان لاکھ احتجاج کریں، وہ اپنے موقف سے ایک انچ پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

بین المذاہب مکالمہ کے نام پر قائم مختلف انجمنوں کے کارپردازوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں کہ مغرب محض ہماری اشک شوئی کے لیے بین المذاہب کا ڈھونگ رچاتا ہے اور یہ تاثر دیتا ہے کہ وہ مختلف مذاہب کے درمیان امن وآشتی چاہتے ہیں اور تہذیبوں کے ٹکراؤ سے بچنا چاہتے ہیں۔ یہ ایک کھلا دھوکہ اور فریب ہے۔ مغرب کی یہی دوغلی پالیسی اس سے نفرت کا باعث ہے۔ لیکن ہمارے بعض نادان دوست ان پُرفریب نعروں کو حقیقت سمجھتے ہیں اور ان کے ساتھ بھرپور تعاون کرتے ہیں۔ بین المذاہب ہم آہنگی پیدا کرنا محض مسلمانوں کی ہی ذمہ داری نہیں ہے اور نہ ہی یہ کام یکطرفہ طور پر ہوسکتا ہے۔ برطانیہ جو کہ بنیاد پرست عیسائی ہے، ان کے حکمران مذہب پر مکمل یقین رکھتے ہیں۔ اگر وہ ایسے شخص کو اعزاز سے نوازیں جو اسلام اور پیغمبر اسلام کی توہین کرے، مسلمانوں کو ذہنی وفکری ایذا پہنچائے تو ہم کس طرح برطانیہ کے ساتھ خیر سگالی کے جذبات رکھ سکتے ہیں۔ اس کے لیے ہماری ان تمام حضرات سے جنھوں نے بین المذاہب مکالمہ کے نام پر تنظیمیں قائم کی ہیں، سے گزارش ہے کہ وہ اس وقت تک اپنا تعاون ختم کردیں جب تک برطانیہ اس گستاخی پر معافی نہیں مانگتا اور ملعون رشدی سے اعزاز واپس نہیں لیتا۔

ملعون رشدی اور اس قبیل کے تمام لوگ اس دنیا میں سزا سے نہیں بچ سکیں گے۔ کیونکہ ان کے مقدر میں خزی فی الدنیا و عذاب الآخرۃ لکھی جا چکی ہے۔ ان شاء اللہ۔

[illegible]

گذشتہ کئی دنوں سے پوری قوم انتہائی کرب، اضطراب اور بے چینی میں مبتلا ہے۔ جن کے اعصاب کو پہلے ہی خون آشام واقعات نے شل کر رکھا ہے۔ وہاں لال مسجد کے سانحہ نے بری طرح متاثر کیا۔ یہ سطور لکھنے تک یہ خاموش آپریشن بدستور جاری ہے۔ نہ جانے اس کا کیا انجام ہو۔

لال مسجد سے اٹھنے والا یہ طوفان ایک دن میں پروان نہیں چڑھا، بلکہ ایک عرصہ سے یہ مسجد اور اس سے ملحقہ جامعہ حفصہ ایسی سرگرمیوں کے مرکز بن گئے تھے، جسے ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے۔ ان کی مشکوک سرگرمیوں کا علم ہونے کے باوجود حکومت کی خاموشی بہت سے سوالوں کو جنم دیتی آئی ہے۔ انہیں جو ڈھیل دی گئی، اس کے نتیجہ میں بعض لوگوں نے اسے نورا ڈرامہ قرار دیا۔ اب جب کہ حالات انتہائی ناسازگار ہوئے اور ان کی سرگرمیاں ناقابل برداشت حد تک بڑھ گئیں تو حکومت نے آنکھ کھولی۔ ان حالات میں انہیں قابو کرنا آسان نہیں ہے، جس کا مشاہدہ چند دن سے پوری قوم کررہی ہے۔

اسلام اور نفاذِ شریعت کے نام پر غازی برادران نے جس مہم جوئی کا آغاز کیا تھا' تمام علماء اور دانشوران اس کے انجام سے بخوبی آگاہ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ممتاز علماء اور سیاسی قائدین نے اس معاملے کو سلجھانے کی کئی سنجیدہ کوششیں کیں ہیں۔ لیکن غازی برادران کی ضد' ہٹ دھرمی اور غیر حکیمانہ رویے نے ان کوششوں کو کامیاب نہ ہونے دیا۔ آخر علماء نے ان سے اعلان برأت کر دیا۔

اب اس المناک واقعہ کے شرمناک نتائج سامنے آ رہے ہیں۔ طلبہ اور طالبات کی اکثریت لال مسجد اور جامعہ حفصہ سے باہر آ چکی ہے اور انہوں نے جن باتوں کا انکشاف کیا وہ افسوسناک ہیں۔ اس پر مستزاد لال مسجد کے خطیب اور جامعہ حفصہ کے مہتمم مولوی عبدالعزیز غازی نے فرار ہونے کا جو انداز اختیار کیا' وہ انتہائی شرمناک ہے۔ بلکہ الیکٹرانک میڈیا بار بار یہ ذلت آمیز منظر دکھاتا ہے۔ جس سے ان برادران کی حقیقت کھل کر سامنے آ گئی ہے۔

اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ جس شخص نے بھی اسلام' شریعت اور اس کے شعائر کو اپنی شہرت' سرداری اور بڑھائی کے لیے استعمال کیا اور اس کی آڑ میں فتنہ' فساد برپا کیا' اللہ تعالیٰ ان پر ذلت و رسوائی مسلط کر دیتے ہیں۔ جس کا مشاہدہ مولوی عبدالعزیز غازی کے ساتھ رونما ہونے والے واقعہ سے کیا جا سکتا ہے۔ اگر ان کے کسی عمل میں اخلاص' للّٰہیت ہوتی اور وہ پوری سنجیدگی کے ساتھ اس تحریک کو آگے بڑھاتے' تو آج اس طرح ذلیل و رسوا نہ ہوتے۔ اس سانحہ میں کم از کم ان تمام لوگوں کے لیے یہ درس ضرور موجود ہے جو کسی بھی مرحلے میں ایسی سوچ رکھتے ہیں۔

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سب کے لیے بہترین نمونہ ہیں۔ کیا نفاذِ اسلام کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی طریقہ اختیار کیا اور کیا کسی مرحلے میں آپ نے ایسا طرزِ عمل اختیار کرنے کی تلقین کی۔ حالانکہ آپ کا تو واضح ارشاد ہے ((المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده)) (الحدیث)

اس کے باوجود اگر کوئی اپنی جہالت' بے بصیرتی اور غیر حکیمانہ انداز سے ایسا انداز اختیار کرتا ہے اور اسے اسلام کا نام دیتا ہے تو یہ اسلام کی تضحیک کے زمرے میں آتا ہے۔

آج وہ تمام لوگ جو کسی نہ کسی شکل میں اسلامی' تعلیمی' دعوتی و تبلیغی اداروں سے وابستہ ہیں' کسی جگہ خطیب یا امام ہیں' ان کے لیے بے شمار مشکلات پیدا ہو گئی ہیں اور لوگ طرح طرح کے سوالات پوچھ رہے ہیں۔ خصوصاً وہ لوگ جو پہلے ہی اسلام بیزار ہیں اور ایسے مواقع کی تلاش میں رہتے ہیں' اب طرح طرح کی آوازیں کستے ہیں اور پکڑو پکڑو رگڑو رگڑو کے نعرے لگاتے ہیں اور بعض نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ لال مسجد آپریشن انتہا پسندی کا اختتام نہیں بلکہ اس کی شروعات ہیں۔ اب کام شروع ہوا ہے تو باقی مدارس کے خلاف بھی ایسا ہی آپریشن کر دیا جائے۔

بہر حال اس کربناک سانحہ پر دل خون کے آنسو روتا ہے۔ اس میں بہت جانی اور مالی نقصان ہوا اور ہو رہا